مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب
استاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ

دربارِ نبوی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حاضری

یہ وہ وقت ہے کہ قریش کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اسلام کی تبلیغ کی آواز مکہ مکرمہ کی گلیوں سے نکل کر قبائل تک پہنچی قریش کی ہزار مخالفتوں کے باوجود غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

دوس کے نامور شاعر اور سردار "طفیل بن عمرو الدوسی" مسلمان ہونے کے بعد ایک نئے جذبہ سے سرشار ہو کر قوم کی طرف واپس ہو رہے ہیں، دین ہی کو تمام تعلقات اور روابط کا محور سمجھتے ہیں۔ دین کے نام پر قوم سے جوڑتے ہیں اور توڑتے ہیں۔ دن رات ایک کر کے قوم کی اصلاح کے لیے سوچتے ہیں۔ ایک دفعہ قوم کی اعتقادی، اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی کمزوری کا احساس لے کر دربارِ نبوی میں حاضر ہوئے اور اصلاح کیلئے دعا کی درخواست کی معلوم نہیں کہ محسن کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توجہات دوس پر کیسے پڑیں کہ اچانک زبانِ مبارک سے یہ دعا نکلتی ہے:۔

اللّٰھم اھد دوسًا[1] (ترجمہ) اے اللہ دوس کو ہدایت فرما۔

یہ وہ مبارک الفاظ تھے جن سے دوس کی حالت سدھر گئی، ضلالت ہدایت میں بدل گئی اور ابوہریرہؓ کے لیے دربارِ نبوی میں حاضری کے لیے ابتدائی کڑیاں شروع ہوئیں ــ عمرو بن طفیل جب قوم کے پاس آتے ہیں تو دعوت کے کام میں سنتِ نبوی کا لحاظ رکھ کر عشیرۃ الاقربین سے ابتداء کرتے ہیں۔ والد اور بیوی کے مسلمان ہونے کے بعد دعوت کے دائرہ میں وسعت آتی ہے۔ خوش قسمتی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مصداق سب سے پہلے ابوہریرہؓ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ودعا قومہ فاجابہ ابوھریرۃ وحدہ[2] (ترجمہ) آپ نے قوم کو دعوت دی جس پر صرف ابوہریرہ نے لبیک کہا:۔

---

[1] الاستیعاب علی ھامش الاصابہ جلد ۲ ص۲۳۴ [2] الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۲ ص۲۲۶

ابوہریرہؓ کب مسلمان ہوئے؟ | صحیح روایت کی رُو سے "عمرو بن طفیل" کے اسلام لانے کا واقعہ ہجرت سے قبل کا ہے۔ لہٰذا اقرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے ابتدائی سالوں میں مسلمان ہوئے اگرچہ ہجرت میں تاخیر ہوئی۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ ہجرت سے بعد کا ہے۔

وکان اسلامه بین الحدیبیة وخیبر[1] — آپ کے اسلام لانے کا واقعہ صلح حدیبیہ اور خیبر کے درمیان کا ہے۔

تاہم یہ یقینی بات ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ غزوۂ خیبر سے قبل مسلمان ہوئے تھے۔ ہجرت کے موقع پر آپ دربارِ نبویؐ میں جب پہلی حاضری دے رہے ہیں تو اس وقت آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی بیعت کر چکے ہیں۔ لہٰذا جب روایات میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مسلمان ہوئے، یہ بظاہر درست نہیں البتہ یہ توجیہہ ممکن ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر آپ نے ہجرت کی۔ شاید ہجرت میں تاخیر کو لوگوں نے اسلام لانے میں مؤخر سمجھا اس لیے اسلام لانے کی نسبت غزوۂ خیبر کی طرف لے گئے۔

ایک دوسرے واقعہ سے بھی یہ نشاندہی ہوتی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے غزوۂ خیبر سے قبل ایمان لایا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ "سباع بن عرفطہ" نے صبح کی نماز پڑھائی۔

فصلّیت الصبح خلف سباع بن عرفطة[2] — پس میں نے صبح کی نماز سباع بن عرفطہ کے پیچھے پڑھی۔

لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات سے پہلے سباع بن عرفطہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس سے قبل ایمان لا چکے ہیں بلکہ نماز جیسے فرائض کی تعلیم بھی حاصل کر چکے ہیں۔

سفرِ ہجرت | بہرحال تیس سال کے لگ بھگ کی عمر میں حضرت ابوہریرہؓ دین کے لیے اپنے گھر بار، قوم و قبیلہ کو خیرباد کہہ کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، سفرِ ہجرت میں آپ اکیلے نہیں تھے بلکہ قوم میں مسلمانوں کی جو جماعت تیار ہوئی، تمام اس سفر میں شریک رہے۔ طفیل بن عمرو دوسی اس سفر کے متعلق فرماتے ہیں۔

قدمت علیٰ رسول الله صلّی الله علیه وسلم بمن اسلم من قومی ورسول الله بخیبر حتّٰی نزلت المدینة سبعین اوثمانین بیتًا من دوس[3] — میں اپنی قوم سے اسلام لانے والوں کی رفاقت میں تقریبًا ستر یا اسّی خاندانوں کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔

---

[1] الاصابہ جلد ۴ ص ۲۰۶ [2] سیر اعلام النبلاء جلد ۲ ص ۵۸۹ [3] طبقات ابن سعد جلد ۴ ص ۲۳۹ بحوالہ دفاع ص ۲۵

مہاجرین کی یہ جماعت جب مدینہ منورہ پہنچی تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر میں مصروف تھے اور اپنی جگہ سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلافت کی ذمہ داری سونپی تھی[1]

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کی نماز میں نے سباع بن عرفطہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں سورہ مریم اور دوسری میں سورہ مطففین پڑھی۔ مطففین سننے کے بعد میں نے دل میں کہا کہ دوس کے فلاں شخص کے لیے ہلاکت ہو کیونکہ قبیلہ کا ایسا شخص تھا کہ جس کے دو پیمانے ہوتے تھے ایک پیمانہ سے خریدتا اور دوسرے پیمانہ سے فروخت کرتا[2]

آپ ہجرت کی رات ایمانی کیفیت کی وجہ سے بڑی خوشی محسوس کر رہے تھے، اگرچہ آبائی وطن چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں، وطن اور اس کے در و دیوار جس سے انسان کی بچپن کی یادیں وابستہ ہوں، جوانی کی امیدیں وابستہ ہوں، اس کو خیرباد کہنا انسانی طبیعت پر بڑا شاق گذرتا ہے۔ لیکن حلاوتِ ایمانی کے جذبہ کی وجہ سے صحابہ کرامؓ ایسی قربانی میں فخر محسوس کرتے۔ حضرت ابوہریرہؓ اپنے سفرِ ہجرت کی داستان سناتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لما قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت فی الطریق ۔ جب دربارِ نبوت میں حاضر ہو رہا تھا تو راستہ میں یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

یا لیلۃ من طولہا و عنائہا
علی انہا من دارۃ الکفر نجت[3]

(ترجمہ) "اے رات جو لمبی ہونے کی وجہ سے تھکانے والی ہے، شکر کیجیے کہ ظلمتِ کفر سے ہمیں چھٹکارا مل گیا"

ہجرت کے سفر میں آپ کو ایک غلام سے بھی ہاتھ دھونا پڑے، راستہ میں کہیں نہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے وقت یہ غلام پہنچ گیا۔ رسول اللہ علیہ وسلم کی نظرِ شفقت جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام پر پڑی تو فرمایا۔

ھذا غلامک یا اباھریرۃ فقلت ھو حر لوجہ اللہ فاعتقتہ[4] ۔ اے ابوہریرہ یہ تیرا غلام ہے۔ پس میں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے، چنانچہ میں نے اس کو آزاد کیا۔

روایات سے یہ ظاہر نہیں کہ آیا آپ نے جنگ خیبر میں شرکت کی ہے یا نہیں؟ بلکہ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ دربارِ نبویؐ میں غزوہ خیبر کے بعد حاضر ہوئے تو شرکت ممکن نہیں لیکن بخاری کی ایک روایت ہے کہ۔

۱؎ فتح الباری جلد ص ۳۷۳ ۲؎ البدایۃ والنہایۃ جلد ۹ ص ۱۰۴ ۳؎ سیر اعلام النبلاء جلد ۲ ص ۶۲۲
۴؎ تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۳۴

عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب ان اباهریرة قال شهدنا خیبر[1]

"شهدنا خیبر" کے جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ خیبر میں شرکت کی سعادت سے ابوہریرہؓ مشرف ہوئے۔ اور یہ رائے امام واقدیؒ کی ہے۔ بنا بریں صورت غزوہ کے ابتدائی مراحل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حاضر نہیں تھے لیکن آخر میں شریک ہوئے ۔ "آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہمیں بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے معرکہ میں مصروف ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ جلد تشریف لے آئیں ۔ ہم نے سوچا کہ انتظار کی بجائے وہاں خدمت میں حاضری کیوں نہ دیں ! چنانچہ فتح خیبر سے ایک یا دو دن قبل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا ، یہ وہ وقت تھا کہ خیبر میں "نطاۃ" کا قلعہ فتح ہو چکا تھا اور "الکتیبہ" نامی قلعہ کا محاصرہ جاری تھا یوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں خیبر فتح ہوا[2]

اگرچہ یہ پہلی حاضری تھی ، لیکن باقاعدگی سے حاضری رہی ۔ کیا عجیب حاضری تھی ! کہ ایک دفعہ ملاقات کے بعد آخری دم تک ساتھ رہے ، سفر و حضر ، خلوت و جلوت میں پوری رازداری سے شریک ہوتے اور پوری امت کو "نبوی زندگی" سے باخبر رکھا ۔

آج کتب حدیث کا شاید ہی کوئی صفحہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام سے خالی ہو ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں پوری اُمت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی راہنمائی کی محتاج ہے ۔

آپ کو دربار نبویؐ میں چار سال رہنے کا موقعہ ملا لیکن چار سالہ زندگی میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی پر نظر رکھی ، یہاں تک کہ کوئی واقعہ بھی آپ سے مخفی نہ رہا ۔

بقیہ ص ۶۲

اردو زبان میں مہارت تھی کہ یہ اس لئے تحریر میں بعض جگہ پشتو لہجہ کی آمیزش کے باوجود مسائل کی توضیح تحریر کی سلاست اور تسلسل سے یہ خامی بھی مغلوب ہو گئی ہے ۔ کتاب کی اصل روح لکھنے پڑھنے دینی و تبلیغی اور اصلاحی حلقوں میں عمل کی انگیخت ہے اور یہی بندہ مومن سے مطلوب ہے ۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ موصوف کی اس علمی اور تحقیقی کاوش کو قبول فرمائے ۔ توقع ہے کہ مولف آئندہ کسی اہم علمی اور تحقیقی موضوع پر کام کر کے اس سلسلہ تصنیف و تالیف کو آگے بڑھائیں گے ۔ (سمیع الحق)

---

[1] بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ [2] دفاع عن ابی ہریرہ صفحہ ۲۵